جسمانی محنت کرنے والے زیادہ پانی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کیوں کہ محنت کرنے سے پسینے کی صورت میں زیادہ پانی کا اخراج ہوتا ہے اور جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے۔اسی طرح موسم سرما کے مقابلے گرمی کے دنوں میں جسم کو زیادہ پانی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔جسم سے نصف لیٹر پانی کی کمی ہوتے ہی ہمیں پیاس کا احساس ہونے لگتا ہے اور جیسے جیسے جسم کے اندر پانی کی کمی ہوتی رہتی ہے حلق زبان اور منہ خشک ہونے لگتے ہیں اور ہمیں پیاس کی شدت محسوس ہوتی ہے۔

اب ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ دنیا میں پانی کی جو مقدار زمین پر پائی جاتی ہے اس کا محض دو فیصد حصہ ہی ہمارے لئے پینے یا پیاس بجھانے کیلئے استعمال ہو سکتا ہے۔اس لئے ہمیں اس کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے۔پانی کی آلودگی کی وجہ سے ہمیں زیادہ تر بیماریاں ہوتی ہیں اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ صاف اور ڈھکا ہوا ہی پانی پیئں۔

پڑھیے اور سمجھیے:

- ☆ جدید : نیا
- ☆ متفق : راضی
- ☆ حرارت : گرمی
- ☆ غدود : گلٹی (جسم کے اندر کی گانٹھ)
- ☆ عمل تنفس : سانس لینے کا عمل
- ☆ فاسد : بیکار
- ☆ تحلیل : گھلنا
- ☆ تشنگی : پیاس
- ☆ تغذیہ : غذا کی تحلیل شدہ شکل

درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

1۔ تھائی پولس کیا ہے؟ اور یہ جسم کے کس حصے میں ہوتا ہے؟

2۔ جسم میں پانی کا توازن کیسے برقرار رہتا ہے؟

3۔ ہمارے جسم سے پانی کا اخراج کس طرح ہوتا ہے؟

4۔ زیادہ محنت کرنے والوں کو زیادہ پانی کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟

5۔ ہمیں پانی کا تحفظ کیوں ضروری ہے؟

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں:

1۔ پیاس لگنے کا سبب ہمارے جسم میں ایک............................ ہے۔

2۔ ہمارے جسم سے پانی کا......................... پسینے، پیشاب، اور عمل تنفس سے ہوتا ہے۔

3۔ جسمانی.............................. برقرار رکھنے میں بھی اس کی ضرورت ہے۔

4۔ انسانی جس میں اس کے............................ کا سب سے بڑا حصہ پانی کا ہوتا ہے۔

5۔ ایک صحت مند انسان کو.................. روزانہ پانچ سے چھ لیٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

مناسب جواب چن کر لکھیے:

پھلوں اور سبزیوں سے کتنا فی صد پانی حاصل ہوتا ہے؟

(الف) اسی (ب) پچھتر (ج) دس (د) کچھ بھی نہیں

2۔ تھائی پولس Thai-Polis ہوتا ہے۔

(الف) دماغ میں

(ب) پیٹ میں

(ج) ہاتھ میں

(د) پیر میں

3:۔ کس سائنسداں نے بتایا کہ زبان خشک ہونے کی صورت میں پیاس لگتی ہے:؟

(الف) ہپوکریٹس

(ب) ٹین کریڈ

(ج) گلیلیو

(د) کوئی نہیں

4: پانی کے بغیر انسان کتنے دنوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا؟

(الف) 9دنوں تک (ب) 11دنوں تک

(ج) 7دنوں تک (د) 15دنوں تک

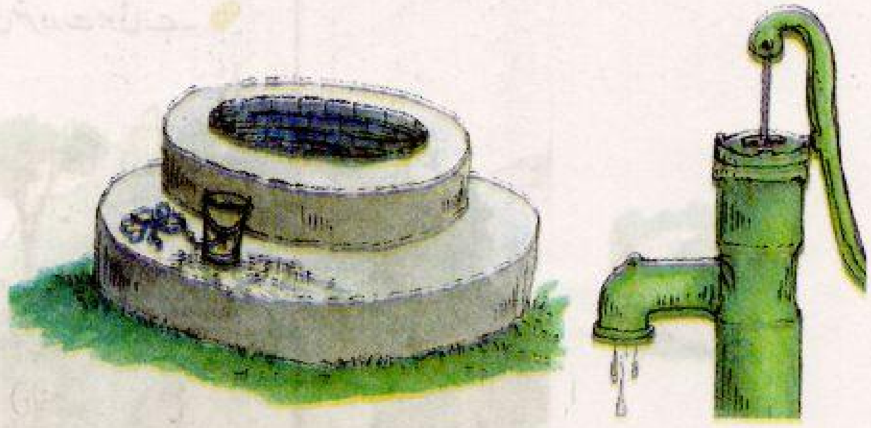

درج ذیل الفاظ سے جمع بنائیے:

خارج : ____________

تحقیق : ____________

توازن : ____________

ضرورت : ____________

قسم : ____________

کارکردگی:

☆ اپنے گاؤں میں گھوم کر پتا لگائیں کہ پانی کے کون کون سے ذرائع ہیں؟ کن کن ذرائع کے پانی کا استعمال پینے کیلئے کیا جاتا ہے۔

☆ مختلف طرح کے کام کرنے والوں کی ایک فہرست تیار کیجئے اور بتائیے کہ کن لوگوں کو زیادہ پانی پینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

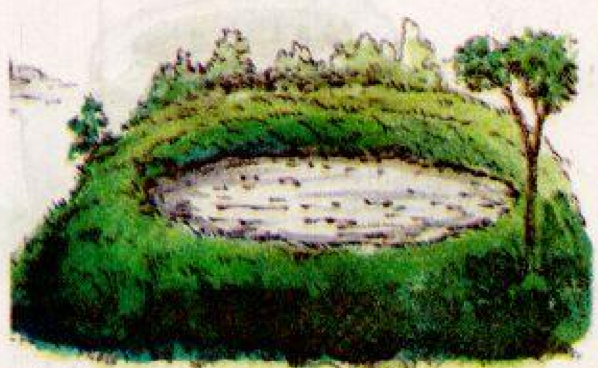

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

برائے مطالعہ

بندر کی شرارت

ایک نٹ کھٹ اور چنچل بندر　　جا پہنچا اک باغ کے اندر
پیڑوں پر کیلے میٹھے تھے　　بھاگا بندر کیلے لے کر
پھر وہ اک دوکان پہ پہنچا　　کیلا دے کر کرتا پایا
کرتا پہنا اور اترایا　　اچھلا کودا دوڑا بھاگا
دیکھا اک گنجا حلوائی　　بنا رہا تھا نئی مٹھائی
بولا بندر نمستے بھائی　　دے دو مجھکو ذرا مٹھائی
تم ننگے ہو کرتا لے لو　　پر مجھ کو تم برفی دے دو
شاخوں پر کوے بیٹھے تھے　　پیڑ پہ جاکر بیٹھا بندر
بندر برفی لیکر بھاگا　　کوّوں کو جُل دے کر بھاگا
پھل کی اک دوکان پہ آیا　　پھل دیکھے تو من للچایا
برفی دے کر خوبانی لی　　پلم لیا اور نارنگی لی
پھر اس نے اک بچہ دیکھا　　ہاتھ میں اس کے اک ڈمرو تھا
بندر اس بچے سے بولا　　ڈمرو دے پھل لے لو سارا
بچے نے کچھ ڈر کر دیکھا　　پھل لے کر سب ڈمرو پھینکا
بندر ڈمرو لے کر اچھلا　　باغ میں کیلے کے پھر پہنچا
کیلے توڑے ڈٹ کر کھایا　　ڈم ڈم ڈم .... بجایا
..........دے کر لیا تھا کرتا　　ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم
..........لیا اور..........لی　　ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم
..........دے کر ڈمرو پایا　　ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم
کھیل کھیل میں.....بھی آیا　　ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

سبق-7 لوری

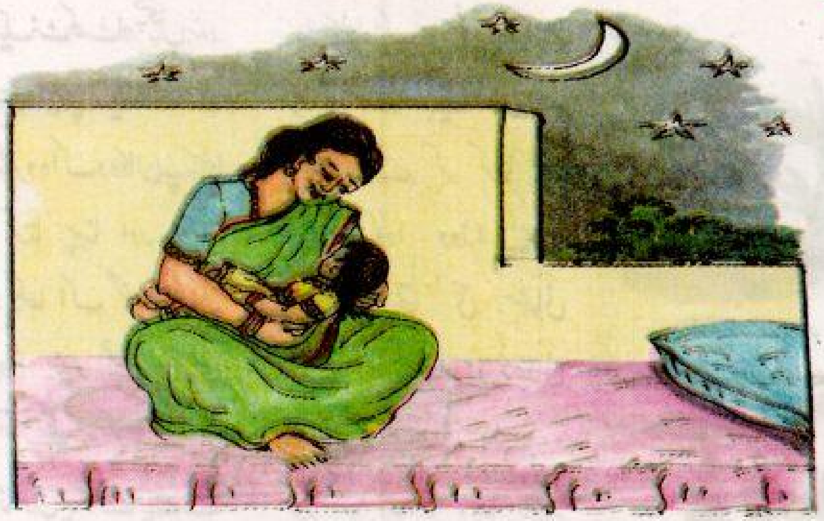

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

گود میں میری سوتی ہے تو سیپ کے اندر موتی ہے تو
بیٹا ہے تو بیٹی ہے تو جو کچھ ہے تو میری ہے تو

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

سانولی صورت روپ سلونا نرمل چاندی، نرمل سونا
چاند سا مکھڑا کامنی رنگت رادھا کی من موہنی مورت

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

روتی کیوں ہے ؟ بیاہ رچادوں　　ننھا منّا دولہا لادوں
گورے گورے گالوں والا　　کالے کالے بالوں والا

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

آنچل میں پھولیں جو کلیاں　　ان سے مہکیں دیش کی گلیاں
سر پر ہو عصمت کی چادر　　گودی میں پرتاپؔ اور اکبرؔ

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

گھر کی لچھمی بن کر رہنا　　ساس کی بیٹی بن کر رہنا
نور جہاں کی ثانی ہونا　　بھارت کی مہرانی ہونا

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

پھیلی ہے مہتاب کی چادر　　چھلکے ہیں آکاش پہ اختر
سوگیا بنسی والا جوگی　　سوگئے بن میں سارے پنچھی

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

ماخوذ

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

پڑھیے اور سمجھیے:

لوری	:	ایسی نظم جو بچوں کو سلانے کیلئے گائی جاتی ہے۔
راج دلاری	:	راجا کی پیاری، بہت عزیز
سانولی صورت	:	گندمی رنگ کی
نرمل چاندی	:	چاندی کی طرح پاک وصاف
کامنی رنگ	:	خوبصورت رنگ
من موہنی	:	دل لبھانے والی
عصمت	:	عزت، پاکیزگی
مہتاب	:	چاند
آکاش	:	آسمان
اختر	:	تارے

پڑھیے اور بتایئے:

(i) گود میں سوتی ہوئی بچی کیسی معلوم ہوتی ہے؟

(ii) لوری کون سناتا ہے؟

(iii) نرمل چاندی نرمل سونا سے کیا مراد ہے؟

(iv) روتی ہوئی بیٹی کو چپ کرانے کے لئے ماں کیا کہتی ہیں؟

(v) آنچل میں پھولیں جو کلیاں سے کیا مراد ہے؟

(vi) بیٹی کی سر پر کس چیز کی چادر کی تمنا ماں کرتی ہیں؟

(vii) نور جہاں کی ثانی ہونا سے کیا مراد ہے؟

(viii) پرتاپ اور اکبر کون تھے؟ ان کا پورا نام لکھیے؟

(ix) رات ہونے پر کیا کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں لکھئے؟

(x) سوگئے بن میں سارے پنچھی کا کیا مطلب ہے؟

صحیح جوڑ ملایئے:

خانہ (الف)	خانہ (ب)
پھیلی ہے مہتاب کی چادر	گودی میں پرتاپ اور اکبر
گھر کی پچھی بن کر رہنا	نرمل چاندی نرمل سونا
سر پر ہو عصمت کی چادر	سیپ کے اندر موتی ہے تو
گود میں میری سوتی ہے تو	ساس کی بیٹی بن کر رہنا
سانولی صورت روپ سلونا	چھلکے ہیں آکاش پہ تارے

صحیح لفظ سے خالی جگہ پُر کیجیے

اور، کی، سے، میں، جو، میں، پر

آنچل........پھولیں........کلیاں ان........مہکیں دیش........گلیاں

سر........ہو عصمت........چادر گودی........پرتاپ........اختر

سوچیے اور بتایئے:

☆ اس نظم میں سوجا سوجا کی تکرار اتنی بار کیوں آئی ہے؟

ان اشعار کا مطلب بیان کیجیے:

پھیلی ہے مہتاب کی چادر چھلکے ہیں آکاش پہ تارے
سوگیا بنسی والا جوگی سوگئے بن میں طائر سارے

میری پیاری سوجا سوجا
راج دلاری سوجا سوجا

مندرجہ ذیل لفظ کے برابر وزن والے لفظ دیئے گیے خانہ سے چن کر لکھیے:

مثال پیاری : دلاری

سوتی : ________

صورت : ________

رچادوں: ________

گالوں : ________

کلیاں : ________

ثانی : ________

تازے : ________

مورت
موتی
لٹادوں
مکھیاں
رانی
سارے
بالوں

جملے میں استعمال کیجیے:

(1) روپ ________

(2) کامنی ________

(3) پچھی ________

(4) بھارت ________

(5) آکاش ________

(6) جوگی ________

(7) طائر ________

(8) اکبر ________

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

لکھیے:

☆ اس نظم میں کون کون سی نصیحت کی باتیں ہیں لکھیے؟

آیئے مزہ کریں:

لفظ 'تو' کا معنی 'تم' ہوتا ہے شعر میں جہاں 'ہے تو' آیا ہے وہاں 'ہو تم' لکھیے اور پڑھیے:

گود میں میری سوتی ہے تو　　　سیپ کے اندر موتی ہے تو
بیٹا ہے تو بیٹی ہے تو　　　جو کچھ ہے میری ہے تو

مثال: گود میں میری سوتی ہو تم　　　سیپ کے اندر موتی ہو تم
بیٹا ہو تم بیٹی ہو تم　　　جو کچھ ہو تم میری ہو تم

(الف) ٹھیک اسی طرح 'ہے تو' کو 'تو ہے' سے بدل کر لکھیے:

(ب) اس بار 'ہے تو' کو 'ہیں آپ' سے بدل کر لکھیے:

(ج) پھر "ہیں آپ" کو "آپ ہیں" سے بدل کر لکھیے:

(د) لفظ بدل کر پڑھنے پر آپ کو کیسا لگا؟ اگر آپ کو کوئی لوری سنائے تو اسے کیا کہنا چاہیے؟

اس لوری کو زبانی یاد کیجیے اور درجہ میں سنائیے:

لسانی کھیل

بات چیت کا کھیل:

مقصد: مکالموں سے واقفیت

ہدایت: مثال دیکھ کر آپ بھی اسی طرح کے کھیل آپس میں بات چیت کر کے کھیل سکتے ہیں۔

☆ جو لفظ جملے کے آخر میں آئے اسی لفظ سے دوسرا کھلاڑی اپنا جملہ شروع کریگا۔

☆ ہر جملے کیلیے آدھا منٹ کا وقت بھی مقرر کیا جا سکتا ہے۔

مثال: احمد یہ لو اپنی کتاب۔

کتاب آپ نے پوری پڑھ لی یا نہیں۔

نہیں پڑھی۔

پڑھی تو میں نے بھی نہیں ہے چاہو تو کچھ روز کے لئے اور لے جاؤ۔

جاؤ اور لوٹا دو لائبریری کی ہے نا؟

نا ہے تو اپنی۔

اپنی کتاب تھی تو کیوں کی اتنی عجلت۔

عجلت کی بات نہیں میں تو بس اسے پڑھنا چاہتا ہوں۔

ہوں یہ بھی ٹھیک۔

ٹھیک ہے نا؟ میں پھر پڑھ لوں گا اب مسکراؤ اور کتاب لے جاؤ۔

سبق۔8

بطخ میاں

جن لوگوں نے وطن عزیز سے محبت کی ان مجاہدین آزادی کو ہم سبھی جانتے ہیں لیکن کچھ ایسے بھی لوگ تھے جنھوں نے اپنے جان و مال کی قربانیاں دے کر ان مجاہدین آزادی کی جان بچائی اور ہم انہیں آج جانتے بھی نہیں۔ انہیں لوگوں میں صوبہ بہار کے دکھنی چمپارن (ضلع موتیہاری) کے ایک عام شخص تھے جناب بطخ میاں انصاری۔ جنہوں نے 1917ء میں ہی مہاتما گاندھی کی جان بچا کر وہ کارنامہ انجام دیا جس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے اپنے کردار اور دور اندیشی سے یہ کام انجام دے کر ملک وقوم کے افراد کو وطن پرستی، وفاشعاری کا ایک انمول سبق پڑھایا۔

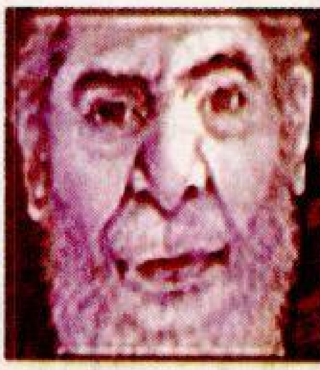

جناب بطخ میاں کی پیدائش ۱۸۶۷ء میں ایک چھوٹے سے گاؤں ''سسوا اجگری،، ضلع موتیہاری میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام جناب محمد علی انصاری تھا۔ موتیہاری میں انگریزوں کی ''نیلہے کوٹھی'' میں بطخ میاں ''خانسامہ'' کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔

بات اس وقت کی ہے جب گاندھی جی نے نیلہے انگریز حکمرانوں کے مظالم اور ''نیلہے کوٹھی'' کا جائزہ لینے کے لئے 1917ء میں چمپارن کا دورہ کیا تھا۔ اس دورے میں ڈاکٹر راجندر پرساد (پہلے صدر جمہوریہ ہند) کے علاوہ اور کئی ہندو مسلم رہنما شامل تھے۔ گاندھی جی نے جب ''نیل کی کھیتی'' کرنے والے کسانوں پر بربریت کی داستان، گاؤں گاؤں کے ہزاروں کسانوں کی زبانی سنا۔ تو سبھی گاؤں والے انگریزی حکومت کے جابر و شاطر افسران کی پُر زور مخالفت کرنے لگے۔ حکمراں انگریزوں کی

کوئی فرد بھی گواہی دینے کے لئے راضی نہ ہوا۔ اس بات کی خبر جب انگریز عہدہ داروں کو معلوم ہوئی تو،، وہ کسانوں کے ہمدرد رہنما گاندھی جی کی جان لینے کے لئے ناپاک منصوبہ بنانے لگے۔ جب ڈاکٹر راجندر پرساد کے ہمراہ گاندھی جی موتیہاری سرکٹ ہاؤس میں رات کے قیام کے لئے پہنچے تو ان کی نگرانی کے لئے ایک انگریز مینیجر مسٹر اِرون کو بحال کیا گیا۔ مسٹر اردن نے گاندھی جی کے ہمراہ کئی رہنماؤں کو رات کے کھانے پر مدعو کیا۔ مسٹر اردن نے بطخ میاں کو بلا کر کہا کہ " تم ہندوستانی ہو اور خانسامہ ہو کر تم ہندوستانی کھانا بنانا اچھا جانتے ہو تم پر کوئی شک بھی نہیں کرے گا۔ میرا ایک کام نہایت خاموش اور سمجھ بوجھ کے کرنا کہ کھانا کھانے کے بعد جب گاندھی جی کو بکری کا دودھ دو، تو اس میں زہر ملا دو، تا کہ ان کا کام تمام ہو جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہیں دولت سے مالا مال کر دیا جائے گا اور ایسا نہیں کر سکے تو تمہیں خانسامہ کی نوکری سے نکال دیا جائے گا۔ تمہاری گھریلو جایداد ضبط کر لی جائے گی اور تمہاری زندگی تباہ کر دی جائے گی۔

خدا پرست جناب بطخ میاں انصاری انگریزوں کی اعلانیہ لالچ اور زبردست دھمکیوں کی پرواہ کئے بغیر انگریزوں کی سازشی ذہنیت سے آگاہ ہو گئے اور اپنے ملک کی وفاداری کے فروغ کے تحت گاندھی جی کی زندگی کو بچانا اپنا اولین فرض سمجھا "نیلہے کوٹھی" میں رات کے کھانے کی دعوت کے دوران جب بطخ میاں انصاری نے انگریزوں کی نظر میں بکری کے دودھ والے گلاس میں جان لینے والا زہر ڈالا، مگر خوفِ خدا اور ضمیر کی خلاف ورزی نہ کرتے ہوئے جب دودھ کا گلاس گاندھی جی کو پیش کرنے لگے تو اپنے ہاتھ کو تھرتھراتے ہوئے، ان کے قریب پہنچ کر ہاتھ سے گلاس چھوڑ دیا، گلاس گر کر چکنا چور ہو گیا اور فرش پر زہریلا دودھ پھیل گیا۔ اس طرح انہوں نے انسان دوستی اور وطن پرستی کا بھرپور مظاہرہ پیش کر کے ایک بڑا کام انجام دیا اور پھر ہمارے مقبول قومی رہنما موہن داس کرم چند گاندھی جی زندہ وسلامت رہے۔ اس واقعہ کے چشم دید گواہ ہمارے پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد تھے۔

اس واقعہ کے دوسرے دن گاندھی جی اپنے احباب کے ساتھ موتیہاری سے پٹنہ کے لئے روانہ ہوئے مگر جناب بطخ میاں پر انگریز افسران نے بڑے مظالم ڈھائے۔ انہیں سرکٹ ہاؤس کے خانسامہ کی نوکری سے برخاست کردیا۔ ان کی زمین اور چند جائیداد کو ضبط کرلیا گیا اور انہیں تاعمر اذیتیں دی گئیں۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد بھی جناب بطخ میاں نے اس واقعہ کا ذکر کسی دوسروں سے نہیں کیا اور اپنے سینے میں ان مظالم کو دبائے رکھا۔ آزادی کے بعد وہ اس واقعہ سے کافی فائدہ اٹھا سکتے تھے، مگر ان کے نفس نے اس کی اجازت نہیں دی۔ گاندھی جی کو ''حیات بخش بنانے کا راز'' تو شاید جناب بطخ میاں کے انتقال کے بعد قبر میں ہی دفن ہوجاتا، اگر اس کا انکشاف موتیہاری کے جلسۂ عام 1950ء میں ہمارے دیس رتن ڈاکٹر راجندر پرساد نے نہیں کیا ہوتا۔

واقعہ یوں ہے کہ آزادیٔ وطن حاصل ہونے اور پہلے صدر جمہوریۂ ہند کے اعلیٰ عہدہ سنبھالنے کے بعد 1950ء میں چمپارن کے موتیہاری ریلوے اسٹیشن پر ہی ڈاکٹر راجندر پرساد کے استقبالیہ جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ انہیں دیکھنے اور ان کی باتوں کو سننے کے لئے موتیہاری ضلع کے معزز شہریوں کی بھیڑ اُمڑ پڑی تھی۔ مجلس استقبالیہ کی ابتداء میں ریل کی پٹریوں سے گذرتے ہوئے ایک کم قد کے انسان سانولا رنگ جسم گٹھیلا گول چہرہ گھٹنے تک موٹیا کھدر کی دھوتی اور گنجی پہنے ایک شخص آکر کھڑے ہوئے اور قومی رہنماؤں کی باتوں کو سننے میں محو ہوگئے۔ راجندر بابو کی مردشناس نظروں نے اس شخص کو پہچان لیا اور اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے اپنے قریب آنے کی خواہش ظاہر کی۔ وہ شخص بھی حیرت زدہ رہا اور پھر راجندر بابو کی نشست گاہ تک پہنچ گیا۔ انہوں نے اس شخص کو گلے لگایا' خیریت دریافت کی اور اسے بغل گیر ہونے کو کہا۔ جلسہ گاہ کے افراد حیرت میں تھے کہ آخر اس شخص میں کون سی خوبی ہے کہ صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرساد اتنی شفقت وعزت کے ساتھ پیش آرہے ہیں۔

جب جلسہ گاہ میں ڈاکٹر راجندر پرساد، عوامی طور پر آزادی کی مبارکباد دینے اور تقریر کرنے کھڑے

ہوئے تو اس شخص کا تعارف اپنے مخصوص لہجے میں یوں کہا کہ "یہ وہی ہمارے پرانے ساتھی اور ملک وقوم کی وفادار شخص ہیں، جنہیں ہم سبھی جناب بطخ میاں کے نام سے جانتے ہیں"۔ انہوں نے اپنے کردار اور کارناموں سے یہ ثابت کردیا ہے کہ انسان دوستی اور وطن پرستی ایمان کا آدھا جُز ، یہ وہی ہیں جن کے ذریعہ انگریز افسران ایک خطرناک سازش کے تحت ان ہی کے ہاتھوں ہمارے بزرگ قومی رہنما گاندھی جی کے کھانے میں زہر دلوا کر گاندھی جی کی زندگی کے خاتمے کا منصوبہ بنایا تھا، مگر جناب بطخ میاں کی اسلامی تعلیمات، قومی سوجھ بوجھ اور عملی کارہائے نمایاں سے گاندھی جی کی زندگی کا ایک بڑا حادثہ ٹل گیا اور آج ہم آزاد ہندوستان میں آزادی کا پرچم لہرا رہے ہیں۔

راشٹر پتی بھون، نئی دہلی میں جب جناب بطخ میاں کے انتقال پُر ملال 1957ء کی خبر ملی تو ڈاکٹر راجندر پرساد نے صدمہ کا اظہار کیا اور ان کی روح کے لئے نیک دعاؤں کے ساتھ تعزیت پیش کی۔ انہوں نے جناب بطخ میاں کے بچوں کو 3۔دسمبر 1958ء کو راشٹر پتی بھون بلایا' ان سے ہمدردی اور شفقت کے ساتھ اپنے ہمراہ ٹھہرایا، ان لوگوں کے ساتھ تصویریں کھچوائیں اور تحفہ تحائف کے ساتھ انہیں موتیہاری کے لئے روانہ کیا۔

آخر میں یہ کہا جائے کہ "اگر بطخ میاں جیسے وطن پرست دوست نہیں ہوتے تو ہندوستان کی تاریخ آج کچھ اور ہوتی"

1- بطخ میاں کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی تھی؟

2- وہ کون سا کام کیا کرتے تھے؟

3- گاندھی جی نے چمپارن کا دورہ کس سال کیا تھا؟

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

4- ''نیل کی کھیتی'' کرنے والے کسانوں پر انگریزوں کے مظالم بیان کیجیے؟

5- تحریک آزادی سے ہٹانے کی انگریزوں کی سازش بیان کیجیے؟

6- بطخ میاں کو زہر بھرا دودھ کا گلاس نہیں دینے کی کیا سزا ملی؟

خالی جگہوں کو بھریے:

1- کس نے گاندھی جی کی حیات کو.................. بچایا؟

2- بطخ میاں.................. گاؤں میں پیدا ہوئے تھے؟

3- بطخ میاں ایک.................. خادم تھے۔

4- خانسامہ کی نوکری.................. میں کیا کرتے تھے؟

5- چمپارن دورہ کے وقت.................. شامل تھے۔

پڑھیے اور سمجھیے:

1	:	اٹوٹ	:	نہیں ٹوٹنے والا۔
2	:	حیات بخش	:	زندگی دینے والا۔
3	:	وفا شعاری	:	وفاداری۔
4	:	خدا پرست	:	اللہ کی بندگی کرنے والا۔
5	:	چشم دید	:	آنکھوں کا دیکھا۔
6	:	نظر شناس	:	نظر پہچاننے والا۔
7	:	متحیر	:	تعجب ہونے والا۔
8	:	سازش	:	کسی کو نقصان پہنچانے کی غرض سے منصوبہ بنا۔
9	:	انکشاف	:	کسی نئی بات کا اظہار۔

سوچیے اور لکھیے:

1- آزادی کے متوالوں سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

2- کس نے وطن پرستی اور وفاشعاری کا انمول سبق پڑھایا؟

3- انگریزوں کی اعلانیہ سازش سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

4- بلّن میاں کو انگریزوں کے ستم سے کب نجات ملی؟

5- پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد کو کب اور کہاں استقبالیہ کے لئے دعوت دی گئی؟

6- استقبالیہ جلسے میں ڈاکٹر راجندر پرساد نے کسے عزت بخشی؟

7- بلّن میاں کے بچوں کو راسٹر پتی بھون'' میں کس طرح اعزاز ملا؟

واحد اور جمع کو چنیئے اور صاف صاف خانہ بنا کر لکھیے:

عزیز۔افراد۔خادم۔رہنماؤں۔افسر۔خدمت۔عہدہ داروں۔

منصوبہ۔دھمکیوں۔قربانی۔احباب۔نفس۔شہریوں۔کردار۔حادثہ

جمع	واحد

اپنی یاد سے کم از کم دو مجاہدین آزادی سے متعلق چند سطور تحریر کیجیے:

....

....

....

....

....

اساتذہ کے تعاون سے بہار میں آزادیٔ وطن کی کہانی سنیے: اور اپنی زبان میں تحریر کیجیے

....

....

....

....

....

....

....

....

ذیل کے الفاظ سے اس طرح جملے بنائیے کہ ان کی جنس ظاہر ہو جائے۔

1 : قیامت ....

2 : قوم ....

3 : حکومت ....

4 : شک ....

5 : دولت ....

6 : لالچ ....

7 : نفس ....

8 : خبر ....

ذیل کے لفظوں میں "ی" لگا کر نیا لفظ بنائیے اور اسے جملوں میں استعمال کیجیے:

قوم+ی	قومی	قومی ترقی کا انحصار تعلیم ہے۔
	....	....
کھیت۔	....	....
زبان۔	....	....
ہندوستان	....	....
نوکر۔	....	....
وفادار	....	....
دوست۔	....	....

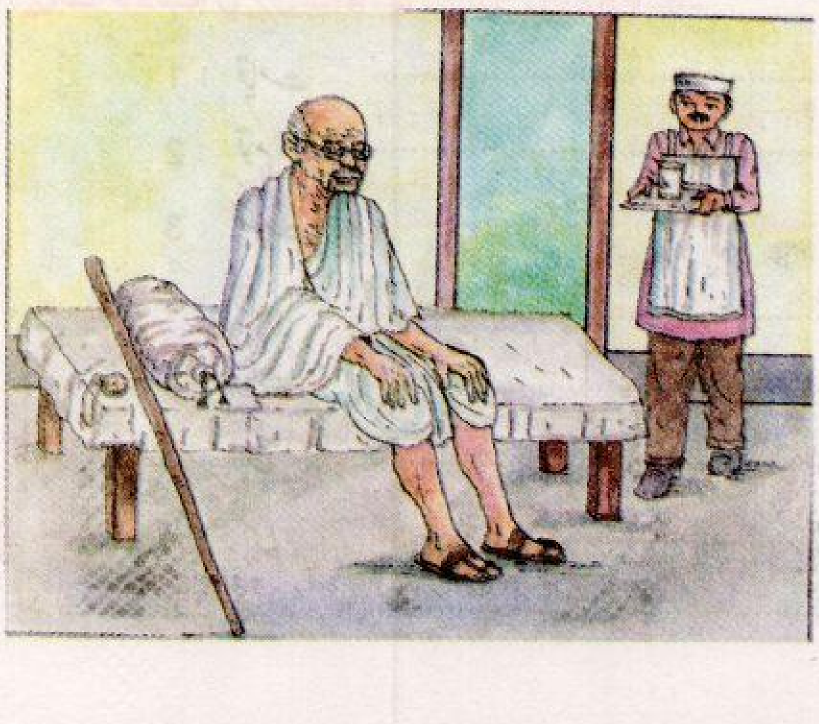

سبق-9

نالندہ کی سیر

عظیم آباد[پٹنہ]

مورخہ 26/جنوری 2012ء

پیاری باجی!

شگفتہ، آداب!

ہم لوگ خیریت سے ہیں امید ہے آپ بھی خیریت سے ہوں گی۔ بہت دنوں بعد آپکا خط موصول ہوا۔ پڑھ کر آپ لوگوں کے احوال معلوم ہوئے۔ آپ کا خط پڑھ کر پرانی یادیں تازہ ہوگئیں۔ یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ آپ بودھ گیا کے سیر پر گئی تھیں۔ آپ کی تحریر سے بودھ گیا کے متعلق ہماری معلومات میں اضافہ ہوا۔ اور یقین جانئے کہ ہمارا دل بھی بودھ گیا کی سیر کے لئے مچل گیا۔

گذشتہ دنوں ہم لوگ بھی نالندہ کی قدیم ترین یونیورسیٹی گھومنے گئے تھے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ نالندہ پانچویں صدی عیسوی سے بارہویں صدی عیسوی تک ''بودھ مذہب'' کا ایک مخصوص تعلیمی مرکز رہا، جس کے کھنڈرات آج بھی موجود ہیں جو ماضی کی داستان سنا رہے ہیں۔ وہاں پہنچ کر یہ احساس ہوا کہ ہماری وراثت کتنی عظیم ہے۔

گائیڈ نے ہمیں بتایا کہ اس عظیم درس گاہ کی تعمیر گپت حکمراں گپت کمار نے چھٹی صدی عیسوی میں بودھ مذہب کی تربیت و تبلیغ کے لئے کرائی تھی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ یہ دنیا کی پہلی قدیم یونیورسٹی ہے جہاں بیرون ملک سے بھی طلباء و اساتذہ کرام علم حاصل کرنے کی غرض سے آتے تھے۔ یہاں چین، جاپان، کوریا، ملیشیا، برما وغیرہ کے طلباء بودھ مذہب کی اعلیٰ تعلیم کیلئے آیا کرتے تھے۔ یہاں بودھ مذہب کے علاوہ اس زمانے میں رائج دیگر علوم و فنون کی بھی پڑھائی ہوتی تھی۔ اس یونیورسیٹی میں داخلہ کیلئے بھی طلباء کو سخت امتحانات سے ہو کر گذرنا پڑتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں کے صدر دروازے پر جو محافظ رہا کرتے تھے وہ بھی خاصے عالم ہوا کرتے تھے اور ان کے سوالات کے جوابات دینے والا ہی اس یونیورسیٹی میں داخل ہوتا تھا۔

چینی سیاح ہوئن سانگ نے تقریباً بارہ سال تک نالندہ میں رہ کر بودھ مذہب کے فلسفہ اور دیگر مضامین کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ گائیڈ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اس قدیم یونیورسٹی میں تقریباً دس ہزار طلباء اور دو ہزار اساتذہ قیام کیا کرتے تھے۔ جن کے قیام و طعام کا انتظام حکمراں کے دو سو قصبوں کی جاگیر کی آمدنی اور دیگر عطیات و عنایات سے پورا کیا جاتا تھا۔

خوش نما قدرتی ماحول میں واقع نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈرات میں گھومتے ہوئے مربع نما کمروں، کانفرنس ہال برآمدے اور استوپ کے علاوہ ہملوگ ایک عمارت کے قریب آئے جو کہ اس یونیورسٹی کا کتب خانہ تھا۔ گائیڈ نے بتایا کہ یہ کتب خانہ نو منزلہ تھا۔ اس کھنڈر کو دیکھ کر میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ

گئیں۔ گائڈ نے مزید بتایا کہ اس نومنزلہ کتب خانہ میں مطالعہ کے لئے ایک بڑا ہال بھی تھا اور مختلف علوم وفنون کی ہزاروں کتب، دستی نسخے، پتوں پر درج تحریریں، محفوظ رہا کرتی تھیں۔ کتب خانے میں اوپر جاتی ہوئی چوڑی سیڑھیاں آج بھی دیکھی جاسکتی ہیں، پکی اینٹ اور مختلف اشیاء سے تیار شدہ موٹی موٹی دیواروں کو دیکھ کر اس قدیم درس گاہ کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

گائڈ نے ہم لوگوں کو وہاں کا میوزیم دکھایا جو کہ کھنڈرات کے ٹھیک سامنے ہے۔ اس میوزیم میں کھدائی سے ملنے والے **"نوادرات"** سنبھال کر رکھے گئے ہیں، جسے دیکھ کر ہم لوگوں نے اپنی معلومات میں اضافہ کیا اور لطف اندوز بھی ہوئے۔

سیر کے آخر میں گائیڈ نے ہم لوگوں کو مزید بتایا کہ موجودہ حکومت بہار اس **"قدیم نالندہ یونیوسٹی"** کو حالات حاضرہ کے پیش نظر نئے سرے سے قائم کرنے کی پہل کردی ہے، جہاں مختلف علوم وفنون کے علاوہ دورِ جدید کے سائنسی حقائق کا بھی معقول اہتمام ہوگا۔ اس اہم تاریخی اور یادگار کام کو تقویت بخشنے کیلئے اعزازی طور پر میزائل مین سابق صدر جمہوریہ ہند، ڈاکٹر ابوالفاخر زین العابدین عبدالکلام اور ماہر معاشیات نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر امرتیہ سین صاحبان مکمل طور پر رہنمائی کررہے ہیں۔

شگفتہ باجی! یقین جانیے، ان قدیم ترین کھنڈرات اور اس کے گردوپیش کے تاریخی جنگلات اور باغات کو دیکھنے سے ہم لوگوں کو اپنی وراثت اور اپنے تابناک ماضی پر رشک ہوتا ہے۔

باجی! اگر آپ کو کبھی بھی موقع ملے، تو آپ بھی قدیم ترین نالندہ یونیورسیٹی کے کھنڈرات دیکھنے اور وہاں کے تاریخی مقامات کی سیر کرنے ضرور جائیے۔

میری جانب سے افراد خانہ کو سلام اور بچوں کو پیار

فقط والسلام
آپ کی مخلص بہن

نصرت

Sarva Shiksha 2015-16 (Free)

پڑھیے اور سمجھیے:

موصول	:	وصول ہونا۔حاصل کرنے والا
احوال	:	حال کا جمع۔موجودہ
یقین	:	بھروسہ
صدی	:	سینکڑہ
ماضی	:	گذراہوازمانہ
داستان	:	کہانی

ذیل کے سوالوں کے جواب دیجیے:

(1) نالندہ یونیورسیٹی کس صدی سے کس صدی تک بودھ مذھب کی مرکزی درسگاہ تھی؟

(2) اس درس گاہ کی تعمیر کس حکمران نے کرائی تھی؟

(3) کن کن ممالک کے طلباء یہاں درس کے لئے آیا کرتے تھے؟

(4) اس درس گاہ میں کس سیّاح نے کتنے سال رہ کر بودھ مذھب کا مطالعہ کیا تھا؟

(5) اس درسگاہ میں کتنے طلباء اور کتنے اساتذہ رہا کرتے تھے؟

ذیل کے سوالوں کے جواب صرف ایک جملے میں لکھیں:

(1) نالندا کا قدیم یونیورسیٹی میں قیام کرنے والوں کے لئے کتنے گاؤں بطور جاگیر دیئے گئے تھے؟

(2) قدیم یونیورسیٹی کا کتب خانہ کتنے منزل کا تھا؟

(3) اس یونیورسیٹی کو کس سیاح نے دیکھا ہے؟

(4) اس درسگاہ کی بنیاد کس حکمراں نے رکھی تھی؟

(5) اس یونیورسیٹی کی کھدائی کے دوران ملے نوادات کہاں رکھے گئے ہیں؟

صحیح جملے پر صحیح کا نشان ☑ اور غلط ☒ کا نشان لگائیے:

1۔ نالندہ یونیورسٹی کا قیام گپت حکمراں چندر گپت نے کروایا تھا ☐

2- یہ درس گاہ چھٹی صدی عیسوی سے بارہویں صدی تک بودھ مذہب کی تربیت و تبلیغ کرتا رہا۔ ☐

3- اس درس گاہ کی اپنی ایک عظیم لائبریری بھی تھی ☐

4- ہندوستان کے علاوہ غیر ممالک کے طلبا یہاں تعلیم نہیں پاتے تھے۔ ☐

5- چینی سیاح ہوئن سانگ بھی اس جگہ پر بارہ سال تک علم و فن سیکھا تھا۔ ☐

ذیل کے الفاظ کو اس طرح جملوں میں استعمال کیجیے کہ ان کی جنس ظاہر ہو جائے:

1۔ درس گاہ ________________

2۔ اضافہ ________________

3۔ تربیت ________________

4۔ رائج ________________

5۔ فلسفہ ________________

خط میں آپ اگر مندرجہ ذیل لفظ لکھیں گے تو مخاطب کون ہوگا:۔

1۔ پیارے ________________

2۔ عزیزم ________________

3۔ محترم ________________

4۔ معظمی ________________

5۔ مکرمی ________________

درج ذیل الفاظ کے جمع بنایئے:

کھنڈر۔........................ عنایت۔........................

نوادر۔........................ فن۔........................

عطیہ۔........................

اگر آپ نے بھی کسی تاریخی مقام کی سیر کی ہو تو خط لکھ کر اپنے دوست کو بتایئے:

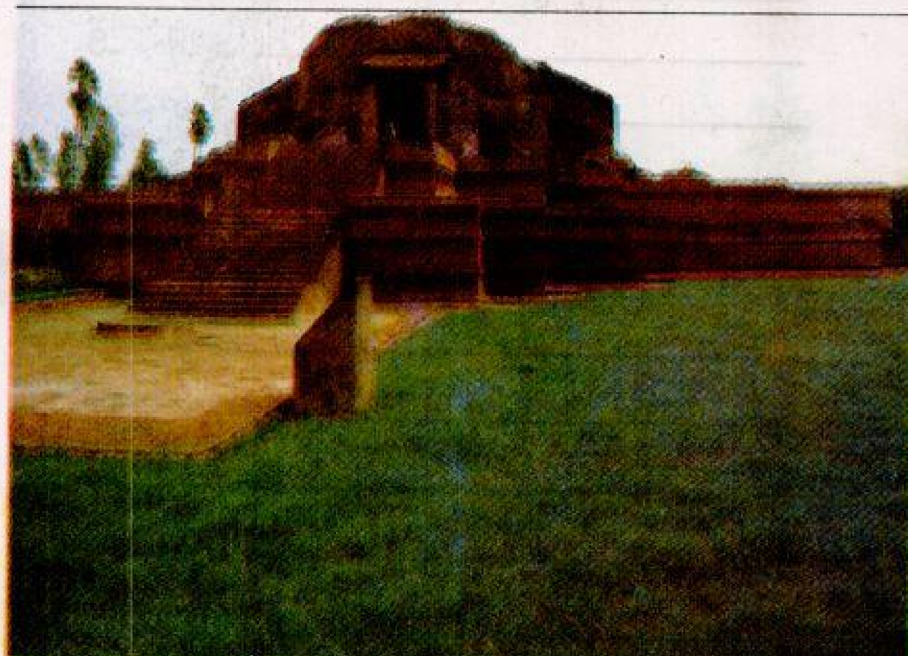

سبق۔10

ہند کے باغبانو اُٹھو

اٹھو ہند کے باغبانوں اٹھو!
اٹھو انقلابی جوانو اٹھو!
کسانوں اٹھو کامگارو اٹھو!
نئی زندگی کے شرارے اٹھو!
اٹھو کھیلتے اپنی زنجیر سے
اٹھو خاکِ بنگال کشمیر سے
اٹھو وادی و دشت و کہسار سے
اٹھو سندھ پنجاب و ملبار سے
اٹھو مالوا سے اور میوات سے
مہاراسٹر سے اور گجرات سے
اودھ کے چمن سے چہکتے اٹھو
گلوں کی طرح سے مہکتے اٹھو
اٹھو کھل گیا پرچم انقلاب
نکلتا ہے جس طرح سے آفتاب
اٹھو جیسے دریا میں اُٹھتی ہے موج
اٹھو جیسے آندھی کی بڑھتی ہے فوج

اٹھو برق کی طرح ہنستے ہوئے کڑکتے ' گرجتے ' برستے ہوئے

غلامی کی زنجیر کو توڑ دو

زمانے کی افتاد کو موڑ دو

علی سردار جعفری

پڑھیے اور سمجھیے:

☆ دشت : جنگل

☆ کہسار : پہاڑ

☆ برق : بجلی

☆ اُفتاد : مصیبت۔ بلا

☆ شرارے: چنگاریاں

☆ پرچم : جھنڈا

سوال وجواب:

(1) شاعر کن کن کو اٹھنے کو کہہ رہا ہے؟

(2) نظم ''اٹھو'' میں اٹھنے سے کیا مراد ہے؟

(3) شاعر لوگوں کو کیوں اٹھا رہا ہے؟

(4) نظم 'اُٹھو' میں کون کون سے جغرافیائی خطے کا ذکر کیا گیا ہے؟

(5) نظم میں انقلابی جوان کس کی طرف اشارہ ہے؟

(6) نظم میں وطن کی خاطر جوانوں کو کس طرح سے اٹھنے کی بات شاعر نے کی ہے لکھیے:

مندرجہ ذیل الفاظ کے جمع بنایئے:

مثال: بہار کے رہنے والے کو بہاری کہتے ہیں:

(1) بنگال .... (4) پنجاب ....

(2) کشمیر .... (5) مہاراشٹر ....

(3) سندھ .... (6) گجرات ....

خالی جگہوں کو بھریں:

مثال: جوان : جوانو

(1)	بستان	
(2)	مہمان	
(3)	صحران	
(4)	کھیل	
(5)	گانا	

خالی جگہوں کو بھریں:

(الف) اٹھو برق کی طرح .... ہوئے

کڑکتے گرجتے .... ہوئے

(ب) غلامی کی .... کو توڑ دو

زمانے کی .... کو موڑ دو

خانہ (الف) کو خانہ (ب) سے ملائیں:

(الف)		(ب)
1۔ اٹھو وادی و دشت کہسار سے	:	اٹھو جیسے آندھی کی بڑھتی ہے فوج
2۔ اٹھو جیسے دریا میں اٹھتی ہے موج	:	نئے زندگی کے شرارے اٹھو
3۔ کسانوں اٹھو کامگارو اٹھو	:	اٹھو سندھ، پنجاب و ملبار سے
4۔ غلامی کی زنجیر کو توڑ دو		زمانے کی افتاد کو موڑ دو
5۔ اٹھو برق کی طرح ہنستے ہوئے		کڑکتے، گرجتے برستے ہوئے

درج ذیل جمع الفاظ کے واحد لکھیں:

(i) باغبانوں: ____________

(ii) جوانوں : ____________

(iii) کامگارو : ____________

(iv) شرارے: ____________

(v) گلوں ____________

خود سے کرنے کے لئے:

☆ نون غنہ 'ں' کا استعمال کرتے ہوئے لفظوں کی تشکیل کریں:

☆ اپنی یاد سے نظم ''ہند کے باغبانو اُٹھو'' کے دو اشعار لکھیں:

____________ ____________

____________ ____________

- اپنے استاد کی مدد سے معلوم کریں کہ 'مالوا' اور 'میوات' دورِ حاضر میں کس ریاست کا حصہ ہے۔
- اودھ کو آج کس نام سے جانا جاتا ہے؟
- ہندوستان کا نقشہ بنائیے:

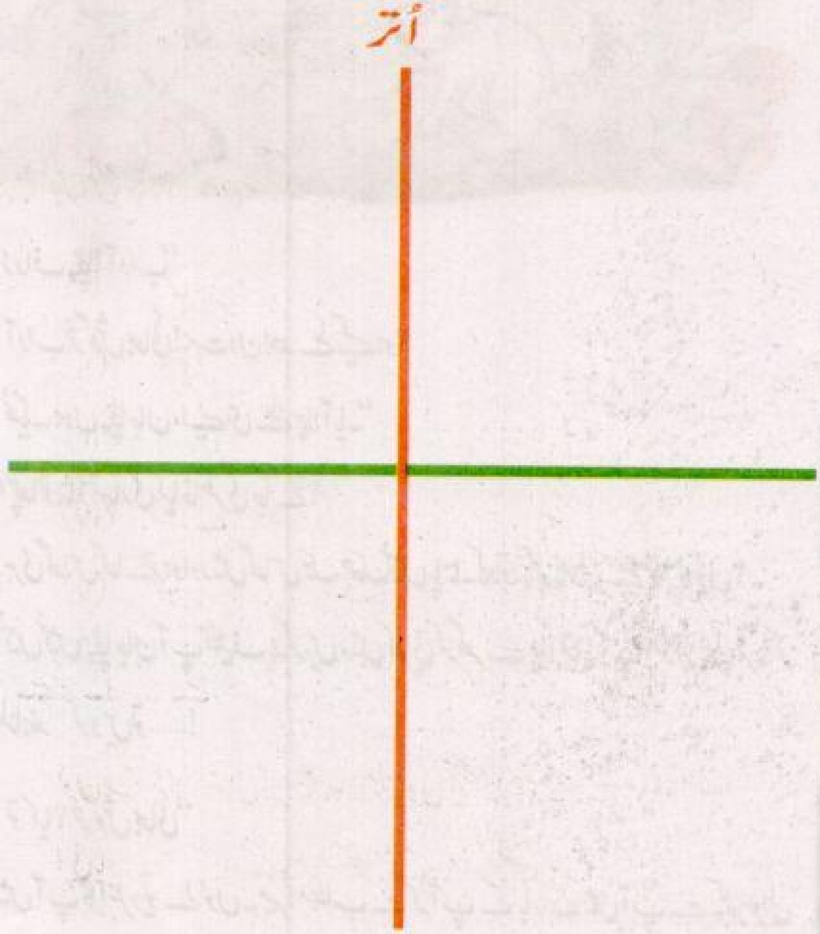

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

سبق-11

زراف: ایک عجیب جانور

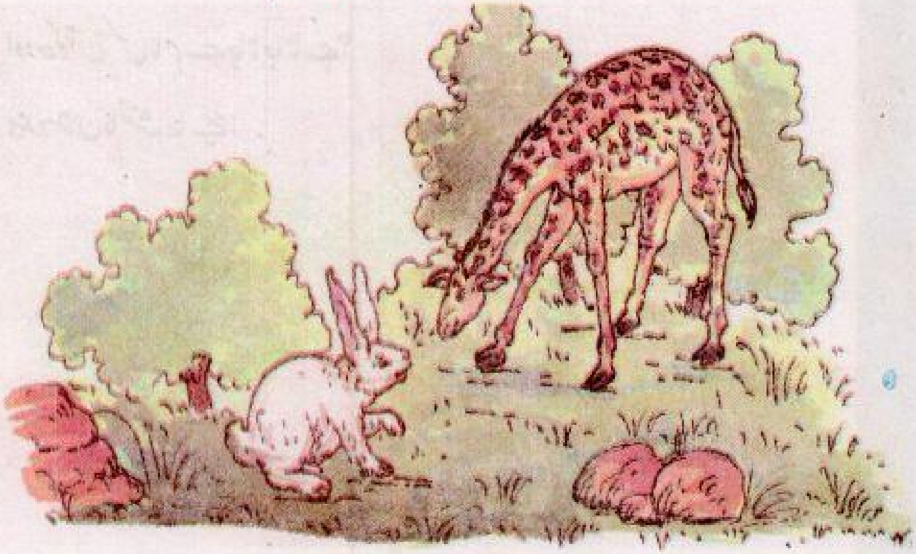

خرگوش: ''زراف چچا! آداب''

زراف: ''آداب خرگوش بھائی! بہت دن بعد ملے کیسے ہو؟

خرگوش: ''ٹھیک ہوں چچا جان، ایسے ہی ملنے چلا آیا۔''

زراف: ''اچھا تو بتاؤ تمہاری کیا خاطر کی جائے؟

تم ہری گھاس کھاتے ہو اور میں گھاس تک جھک نہیں پاتا۔ کہو تو کچھ پھول پتے توڑ لاؤں؟

خرگوش: ''نہیں نہیں چچا جان آپ تکلیف نہ کریں، میں کھا پی کر گھر سے چلا تھا۔ آپ اگر مہربانی فرما کر تھوڑی دیر ٹہلنا بند کردیں تو......!

زراف: '' تو کیا؟ خرگوش بھائی''

خرگوش: ''میں آپ کا انٹرویو لے لوں۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کے بارے میں آپ سے کچھ سوال

پوچھوں۔

زراف: ''اچھا اچھا.....'' زراف ہنستے ہوئے بولا: ''میں کوئی بہت بڑا جانور ہوگیا ہوں کیا، خرگوش بھائی؟''

خرگوش: ''کیوں نہیں چچا؟ آپ تن زانیا کے قومی جانور ہیں۔ کیا یہ فخر کی بات نہیں؟ آزاد ہوتے ہی تن زانیا نے اپنے پہلے ڈاک ٹکٹ پر آپ ہی کی تصویر چھاپی۔ چچا یہ بات ٹھیک ہے نا!''

زراف: ''اچھا بابا تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں۔ پوچھو کیا پوچھنا ہے؟''

خرگوش: ''زراف چچا۔ یہ بتائیے کہ دنیا کے سب سے اونچے چوپایے آپ ہیں یا اونٹ؟''

زراف: ''عام طور پر لوگ اونٹ کو سب سے اونچا چوپایا مانتے ہیں۔ لیکن یہ غلط ہے۔''

خرگوش: ''اونٹ کی اونچائی تو بارہ تیرہ فٹ کے قریب ہوتی ہے: زراف چچا، اور آپ کی؟

زراف: ''فیتہ لے کر ناپ لو''

خرگوش: ''آپ تو مذاق کرنے لگے چچا۔ کہاں میں چھوٹا سا خرگوش اور کہاں.........؟

زراف: ''اٹھارہ فٹ اونچا زراف'' زراف نے بات پوری کرتے ہوئے کہا: عام طور پر ہماری اونچائی اٹھارہ فٹ ہوتی ہے۔ خرگوش بھائی، لیکن افریقہ میں ہماری ایک نسل ایسی ہے جس میں انتیس فٹ تک کی اونچائی کے زراف بھی ہوتے ہیں۔''

خرگوش: ''اپنے رہنے کے لیے آپ کیسی جگہ پسند کرتے ہیں، چچا؟''

زراف: ''جہاں اونچے اونچے پیڑ ہوں تا کہ پیڑوں کی پتیاں توڑ کر کھا سکیں۔''

خرگوش: ''کیا یہ صحیح ہے چچا کہ آپ جنگلوں میں جھنڈ بنا کر گھومتے ہیں۔؟

زراف: ''کبھی کبھی تو سو سے بھی زیادہ زراف ایک جھنڈ میں ہوتے ہیں۔''

خرگوش: ''پھِرتو آپ کسی بھی دشمن کے چھکّے چھڑا دیتے ہوں گے۔زراف چچا!

زراف: ''نہیں خرگوش بھائی! ہماری قوم بہت امن پسند ہے، ہم کسی سے لڑتے جھگڑتے نہیں۔' زراف نے کہا۔

خرگوش: ''نہیں چچا، میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ جنگل میں رہتے ہوئے کبھی کوئی خطرناک جانور آپ پر حملہ کردے تب؟

زراف: ''پہلی بات تو یہ ہے خرگوش بھائی کہ ہم کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ پھر کوئی ہم پر حملہ کیوں کرے گا؟ دوسرے، تمہیں شاید معلوم نہیں کہ اس لمبے اونچے ڈیل ڈول کے باوجود دو جانور ایسے ہیں جن کا وزن ہم سے زیادہ ہے۔''

خرگوش: کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں چچا؟''

زراف: ''مطلب یہ کہ ہمارا وزن گینڈے کے وزن کے برابر ہوتا ہے، یعنی تقریباً دو ٹن۔ اس لئے بے چارے چھوٹے موٹے جانور تو ہم پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کرتے''

خرگوش: ''جنگل کا راجہ شیر تو کرسکتا ہے،، چچا!''

زراف: ''ہاں، کبھی کبھی تو شیر حملہ ضرور کردیتا ہے، لیکن سچ پوچھو تو وہ بھی ہم سے گھبراتا ہے۔''

خرگوش: ''کس بات سے گھبراتا ہے، چچا!

زراف: ''ہمارے دُلتی سے! ہماری لمبی لمبی ٹانگیں اور پاؤں کے نیچے یہ کُھر دیکھے ہیں تم نے؟ شیر کے جبڑے پر ایک لات پڑ جائے تو اُس کی بتیسی باہر آجائے۔''

خرگوش: ''کیا یہ سچ ہے چچا؟ خرگوش نے بڑی حیرانی کے ساتھ پوچھا۔

زراف: ''تو کیا میں کوئی شیخی بگھار رہا ہوں؟''

خرگوش: ''اچھا چچا، جیسے اپنی لمبی ٹانگوں کی وجہ سے اونٹ بہت تیز بھاگ لیتا ہے..................''

زراف: ''ہم بھی بھاگ سکتے ہیں۔''

خرگوش: ''ایک بات بتائیے چچا، آپ نے شروع میں کہا تھا کہ آپ گھاس نہیں کھا سکتے، ایسا کیوں ہے؟''

زراف: ''ارے خرگوش بھائی! ذرا دھیان سے دیکھو، میری اگلی ٹانگیں کتنی لمبی ہیں۔ ٹھیک گردن تک ہیں۔ اسی لئے نیچے جھکنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں اگلی ٹانگوں کو موڑ کر البتہ جھکا جا سکتا ہے۔

خرگوش: ''تو پھر آپ پانی کیسے پیتے ہیں۔ چچا؟ خرگوش نے حیرت سے پوچھا۔

زراف: ''یوں تو ہم بھی اونٹ کی طرح پانی پیئے بغیر رہ سکتے ہیں، لیکن ہم اونٹ کی طرح اپنے پیٹ میں پانی جمع نہیں کر سکتے۔''

خرگوش: ''پانی پیئے بغیر آپ کتنے دن تک زندہ رہ سکتے ہیں؟

زراف: ''زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے تک۔ ویسے جب بھی پانی پینا ہوتا ہے، کسی ندی نالے یا تالاب پر اپنی اگلی ٹانگوں چوڑائی میں پھیلا کر اپنی لمبی گردن کو نیچے جھکا کر پانی لیتے ہیں۔

خرگوش: ''زراف چچا، کیا آپ اونٹ کی طرح لمبا سفر بھی کر سکتے ہیں؟''

زراف: ''نہیں خرگوش بھائی۔ نہ تو ہم اونٹ کی طرح لمبا سفر کر سکتے ہیں، اور نہ ہاتھی کی طرح بوجھ ڈھونے کا کام کر سکتے ہیں، ہاں ہماری نظر البتہ ان دونوں سے تیز ہوتی ہے۔''

خرگوش: ''آپ کے چھوٹے سے سر پر، کانوں کے پاس، یہ دو سینگ سے کیا ہیں چچا!''

زراف: ''ہاں یہ سینگ ہمارے بالوں میں چھپے رہتے ہیں۔''

خرگوش: ''کیا آپ سونے کے لئے نرم زمین پر لیٹنا پسند کرتے ہیں چچا!''

زراف: ''خرگوش بھائی، ہم لیٹتے کہاں ہیں، اگر لیٹ جائیں تو اس بھاری بدن کو لے کر اٹھنا مشکل

ہو جائے۔ اس لئے ہم کھڑے کھڑے ہی نیند لیتے ہیں ویسے ہمیں سوکھی اور سخت زمین بہت پسند ہے۔ کیچڑیا دل دل سے ہم دور رہتے ہیں۔''

خرگوش: ''چچا، آپ کی یہ لمبی لمبی ٹانگیں............ اس پر، بھاری بدن، پھر لمبی گردن اور چھوٹا سا منہ۔''

زراف: ''کیا کہنا چاہتے ہو خرگوش بھائی......؟''

خرگوش: ''یہی کہ آپ کا جسم اتنا بڑا اور منہ کتنا چھوٹا ہے۔''

زراف: ''ہاں بھئی، اور وہ بھی کسی کام کا نہیں۔ نہ تو ہم کسی کو کاٹ سکتے ہیں۔ نہ پیڑ کی موٹی ٹہنی ہی توڑ سکتے ہیں۔''

خرگوش: ''اور کوئی خاص بات چچا، جو آپ بتانا چاہیں؟''

زراف: ''تمہیں تین باتیں ایسی بتانا چاہتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔''

خرگوش: ''وہ کیا باتیں ہیں زراف چچا!

زراف: ''پہلی تو یہ ہے کہ چوپایوں میں شاید سب سے بڑا دل ہمارا ہوتا ہے۔ بڑا ہی نہیں بلکہ مضبوط بھی ہوتا ہے۔ ہمارا سر دل سے بارہ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ خرگوش بھائی!

بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ یہ طاقتور بھی ہے، جبھی تو ہمارے دل سے خون سر تک پہنچ جاتا ہے۔''

''اور دوسری بات............؟

وہ یہ کہ جنوبی افریقہ میں ایک خاص قسم کی بیری پیدا ہوتی ہے۔ پکّی بیری ہم خوب کھاتے ہیں۔ اس کے کھانے سے نشہ سا آجاتا ہے۔ پاؤں تک ڈگمگانے لگتے ہیں۔''

خرگوش: ''سچ مچ چچا، یہ تو واقعی نئی بات معلوم ہوئی۔''

زراف ''تیسری بات یہ ہے خرگوش بھائی! کہ ہم میں سے سفید دھاریوں اور پیلے چوکور دھبے والے زرافے اکثر خاموش رہتے ہیں، بالکل چپ شاہ کی طرح اس لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہمارے گلے میں

آواز کی نلی نہیں ہے اور ہم گونگے ہیں اصل میں ہم بہت کم بولتے ہیں یوں سمجھو ہمیں بولنا پسند نہیں۔:

خرگوش: ''اچھا زراف چچا، آپ کو تکلیف دی۔ اب میں چلتا ہوں۔ آداب!''

(ماخوذ)

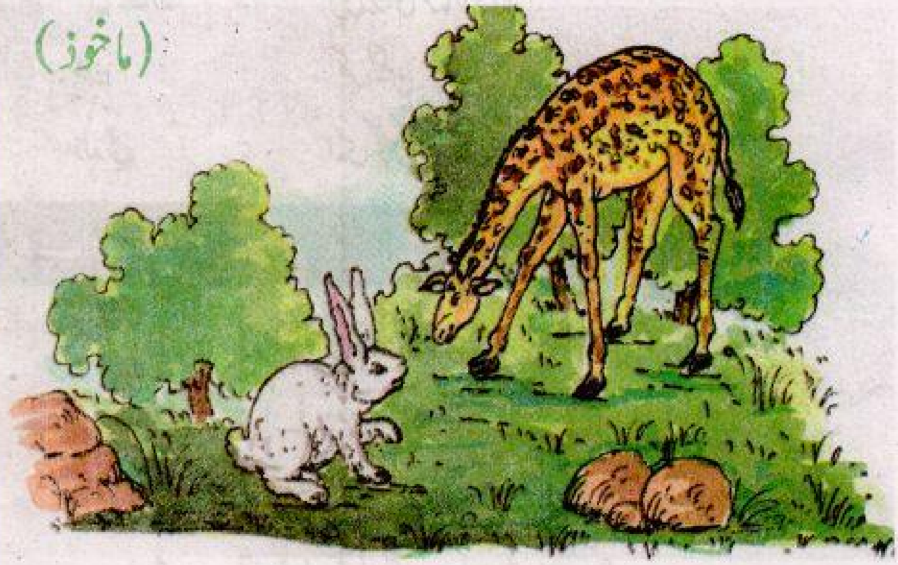

پڑھیے اور سمجھیے

خاطر کرنا	:	آؤ بھگت کرنا
انٹرویو	:	کسی سے مل کر سوال و جواب کرنا
فخر	:	ناز، گھمنڈ
چوپایہ	:	چار پیروں والا جانور
چھکّے چھڑا دینا	:	ہرا دینا
خاطر میں نہ لانا	:	پروانہ کرنا
خطرناک	:	ڈراؤنا، جس سے نقصان کا ڈر ہو

امن پسند : امن چاہنے والا

دُلتی : جانور کی پچھلی دونوں لاتیں

شیخی بگھارنا : اپنی بڑائی کرنا، اترانا

البتّہ : مگر، لیکن

دَلدَل : ایسی کیچڑ جس میں پھنس کر نکلنا مشکل ہو۔

سوچیے اور بتایئے:

1۔ زراف کِس مُلک کا قومی جانور ہے؟

2۔ زرافے عام طور پر کیسی جگہ رہتے ہیں؟

3۔ لڑائی جھگڑے کے بارے میں زراف نے خرگوش کو کیا جواب دیا؟

4۔ شیر، زرافے کی دلتی سے کیوں گھبراتا ہے؟

5۔ زراف کون سی چیز کھانا پسند کرتا ہے؟

خالی جگہوں کو دیئے گئے مناسب لفظ سے پُر کیجیے:

بالوں، لمبی لمبی، اونچا، انیس فٹ، خاموش، آواز، جمع، بڑا، ڈگمگانے، بدن

1۔ زراف دنیا کا سب سے .... چوپایہ ہے۔

2۔ زرافے کی ٹانگیں .... ہوتی ہیں۔

3۔ زرافے کی اونچائی .... تک ہوتی ہے۔

4۔ زرافے کے سینگ .... میں چھپے ہوتے ہیں۔

5۔ زراف اونٹ کی طرح اپنے پیٹ میں پانی .... نہیں کرسکتا۔

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

6۔ اگر لیٹ جائیں تو اس بھاری..............کو لیکر اٹھنا مشکل ہو جائے۔

7۔ سفید دھاریوں اور پیلے دھبے والے زرافے اکثر..............رہتے ہیں۔

8۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ زرافے کے گلے میں..............کی نلی نہیں ہے۔

9۔ ایک خاص قسم کی بیری کھانے سے زرافے کو نشہ سا آجاتا ہے جس سے

10 ان کے پاؤں..............لگتے ہیں۔

ان بیانات میں جو صحیح ہیں ☑ ان پر صحیح کا نشان لگایئے:

1۔ ہمارے گلے میں آواز کی نلی ہوتی ہے۔ ☐

2۔ زرافے لڑتے جھگڑتے ہیں۔ ☐

3۔ زرافے کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ ☐

4۔ زرافے گھاس کھاتے ہیں۔ ☐

5۔ زرافے کا وزن گینڈے کے وزن کے برابر ہوتا ہے۔ ☐

6۔ شیر زرافے سے گھبراتا نہیں ہے۔ ☐

7۔ زراف تیز دوڑ سکتا ہے۔ ☐

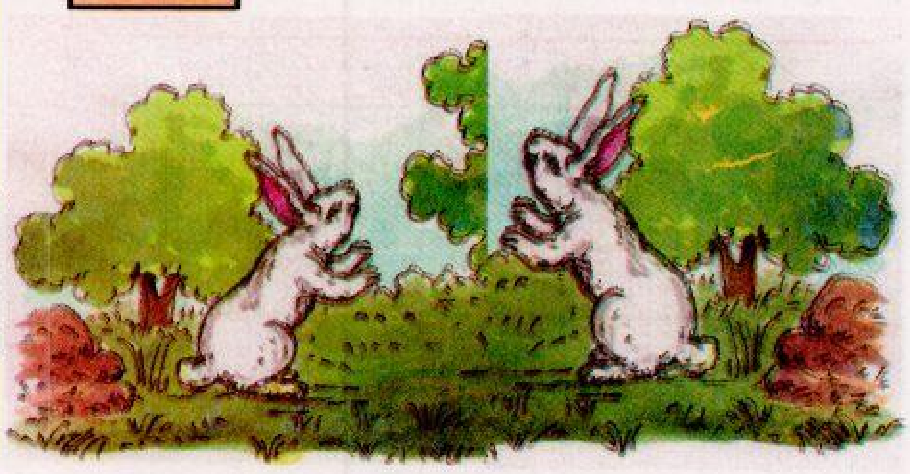

خود سے کرنے کے لئے:

جملوں میں کیا، کب، کیوں، کیسے، کہاں، لگا دینے سے سوال بن جاتا ہے:

مثال: جیسے: تم آئے۔ — تم کیوں آئے؟
کیا تم آئے؟ — تم کیسے آئے؟
تم کب آئے؟ — تم کہاں آئے؟

☆ کیا آپ نے زراف دیکھا ہے؟ اسی طرح آپ پانچ اور جملے بنائیے جس میں کوئی بات پوچھی گئی ہو۔

☆ ژراف کھڑے کھڑے ہی اپنی نیند پوری کرلیتا ہے۔ اور کون کون سے جانور ہیں جو کھڑے کھڑے ہی سوتے ہیں؟

☆ گھاس کھانے والے کنہیں پانچ جانوروں کے نام لکھیں۔

سبق۔12

چوہے ہی چوہے

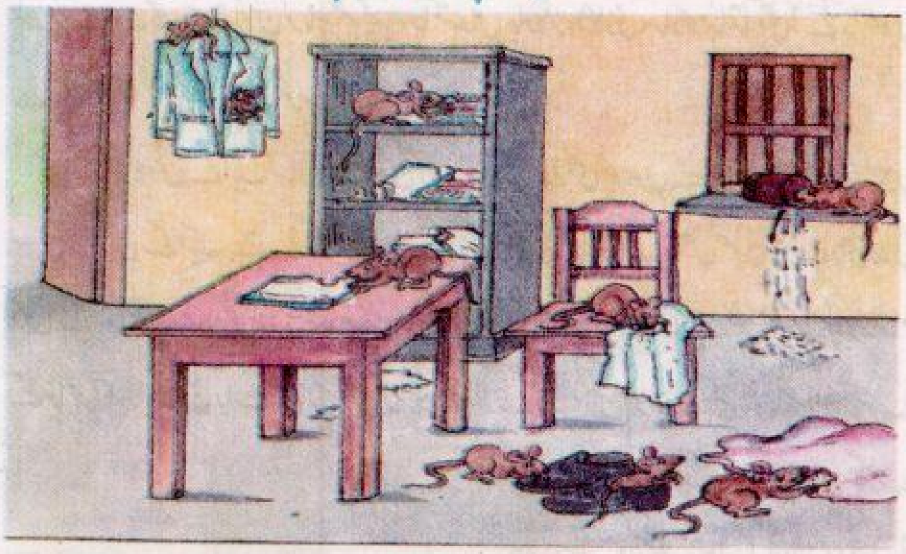

کسی شہر میں چوہوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی تھی کہ شہر کے لوگ چوہوں سے کافی پریشان تھے۔ چوہوں کی زیادتی کی وجہ سے کچھ بھی صحیح سلامت نہ تھا۔ نہ ہی کھانے پینے کے سامان، نہ پہننے اوڑھنے کے اور نہ ہی رہنے سہنے کے۔ ایک عجیب کیفیت تھی۔ ہر طرف چیخ و پکار مچی ہوئی تھی۔ جس کو دیکھو، پریشان حال، ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔ شہر والوں نے چوہے پکڑنے والوں کو طرح طرح کے اشتہارات دیئے۔ ایک سے ایک ماہر چوہا پکڑنے والے آئے لیکن کسی کی کوئی بھی تدبیر کام نہ آسکی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ان چوہوں کا ایک راجا تھا، جو زمین کے اندر بہت گہرے بل میں رہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس راجا کے پاس دس ہزار بہادر اور شیر دل چوہوں کی فوج تھی، جن کے دانت اتنے تیز تھے کہ یہ کسی بھی چوہے دانی کے تاروں کو بہ آسانی کاٹ سکتے تھے۔ ایک ماہ کے اندر اُن چوہوں نے ایک سو اکاسی بلیوں اور انچاس کتوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ بلیاں اور کتے چوہوں کی بھنک پاتے ہی ڈر سے رفو چکر ہو جاتے تھے۔

سارے شہر کے لوگ ان چوہوں سے محفوظ رہنا چاہتے تھے، لیکن کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔ شہر کے میئر نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص چوہوں سے شہر کو نجات دلائے گا، اسے دس لاکھ روپے انعام کے طور پر دیا جائے گا۔ اس خبر کو سن کر ماہر علم کیمیا، سائنسداں جادوگر، شکاری، سادھو مہاتما سبھی آئے۔ سبھوں نے اپنی اپنی ترکیبیں آزمائیں مگر سب بے سود ثابت ہوئیں۔

یہ خبر گاؤں کے ایک کسان کے بیٹوں کو ملی۔ انہوں نے بھی چوہوں سے نجات پانے کی ترکیبیں سوچی۔ کسان کے ایک بیٹے نے گھر کے تمام خالی ڈبوں کو جمع کیا اور ایک خاص قسم کی چوہے دانی بنائی' جس کے اندر تو چوہے داخل ہو سکتے تھے لیکن باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ اسے سارے شہر میں جگہ جگہ اہتمام کے ساتھ لگایا گیا۔ پہلی رات میں 9 سو اٹھارہ چوہے پکڑے گئے، لیکن دوسرے دن محض تین اور تیسرے

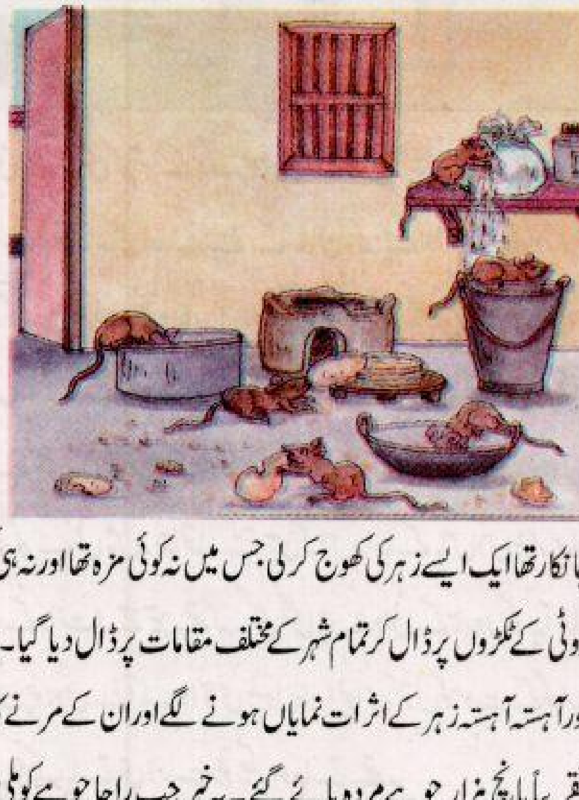

دن صرف دو چوہے ہی پکڑے جا سکے۔ کیوں کہ ان کے راجا نے تمام چوہے کو اس طرح کے ڈبوں سے بچنے کی سخت ہدایت دے دی تھی۔ اس طرح یہ ترکیب بھی فیل ہوگئی۔ کسان کے دوسرے بیٹے نے جو علم کیمیا (کیمسٹری) کا خاصا جانکار تھا ایک ایسے زہر کی کھوج کر لی جس میں نہ کوئی مزہ تھا اور نہ ہی کسی طرح کی مہک۔ پھر کیا تھا اسے روٹی کے ٹکڑوں پر ڈال کر تمام شہر کے مختلف مقامات پر ڈال دیا گیا۔ چوہوں نے خوب جم کر دعوت اڑائی اور آہستہ آہستہ زہر کے اثرات نمایاں ہونے لگے اور ان کے مرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ صبح ہونے تک تقریباً پانچ ہزار چوہے مردہ پائے گئے۔ یہ خبر جب راجا چوہے کو ملی تو اس نے سارے چوہوں کو صرف

ڈبوں میں بند کھانا کھانے کی ہدایت کی، پھر بھی کچھ چوہے مردہ پائے گئے، یہ وہ چوہے تھے جنہوں نے اپنے راجا کی بات نہیں مانی تھی۔ اس طرح یہ ترکیب بھی بے کار ثابت ہوئی۔ آخر کار کسان کے سب سے چھوٹے بیٹے نے ایک نئی اور عجیب سی ترکیب سوچی۔ اس نے لوہے کے باریک ترین برادے کو آٹے اور چینی میں گوندھ کر بسکٹ بنایا اور پھر اسے سارے شہر میں مختلف جگہوں پر رکھوا دیا۔ چوہے مزہ لے کر بسکٹ کھانے لگے۔ بسکٹ کھانے کی وجہ سے چوہوں کے پیٹ میں کافی برادے

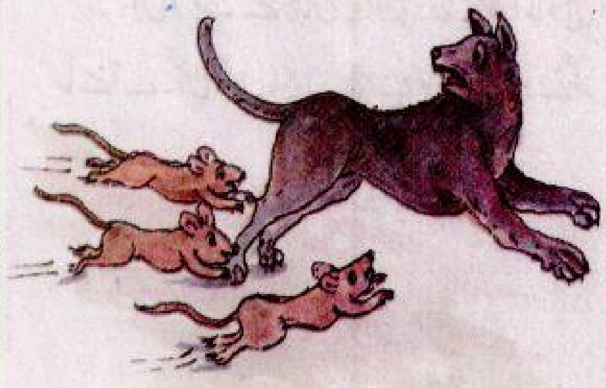

جمع ہو گئے۔ جب ان کے پیٹ لوہے کے برادوں سے بھر گئے تو کسان کے چھوٹے بیٹے نے سات بجلی کے مقناطیسی کھمبوں کا انتظام کیا۔ تمام شہریوں کو یہ ہدایت دے دی گئی کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں لوہے کے سامانوں کی حفاظت خود کریں اور انہیں مضبوطی کے ساتھ باندھ کر رکھیں۔

رات کے ٹھیک بارہ بجے، جب شہر کی گاڑیوں نے روڈ پر چلنا بند کر دیا تب ان مقناطیسی کھمبوں میں بجلی کے کرنٹ دوڑا دیئے گئے۔ سبھی چوہوں کے پیٹ چونکہ لوہے کے برادوں سے بھرے تھے، اس لئے وہ مقناطیسی کھمبوں کی جانب کھنچتے چلے آئے اور اس طرح مقناطیس والے گڈھے چوہوں سے کھچا کھچ بھر گئے۔ چوہوں کے راجا کو جب اس کی اطلاع ملی تو اس نے کئی دوسرے چوہوں کو حالات کا جائزہ لینے کیلئے بھیجا مگر کوئی پھر لوٹ کر واپس نہیں آیا۔ تب چوہوں کے راجا نے طے کیا کہ وہ خود باہر نکل کر جائزہ لے گا لیکن جیسے ہی وہ بل سے باہر نکلا تو ایک کھمبے نے جھٹکے کے ساتھ اسے بھی کھینچ لیا۔

صبح ہوتے ہی شہر کے سارے گڈھوں میں پانی بھر دیا گیا۔ جب ان گڈھوں سے ان مردہ چوہوں کو نکال کر تولا گیا تو ان کے وزن تقریباً ایک سو پچاس ٹن کے قریب ہوا۔ کسی نے ان کی گنتی تو نہیں کی مگر لگ بھگ ساڑھے سات لاکھ چوہوں کا خاتمہ ممکن ہو سکا۔

اس ترکیب سے جہاں چوہوں سے چھٹکارا ملا وہیں اس کے کچھ نقصانات اور فائدے بھی سامنے آئے۔ جن لوگوں یا بچوں نے اپنے لوہے کے کھلونے گھر سے باہر چھوڑ دیتے تھے، وہ بھی چوہوں کے ساتھ گڈھے میں دفن ہوگئے۔ ایک سپاہی کو جسے لڑائی کے دوران سر میں لوہے کے چھرے دھنس گئے تھے۔'' بغیر آپریشن کے ہی وہ چھرّے بھی باہر نکل گئے اور وہ سپاہی صحت مند ہوگیا۔

کسان کے چھوٹے بیٹے کو بہت سارے انعامات ملے اور شہر کے میئر نے اپنی بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کردی۔ کسان کے اس چھوٹے بیٹے کو جو رقم انعام میں ملی، اس نے اپنے بھائیوں اور عزیزوں کی تعلیم پر خرچ کیا وہ خود ایک انجینئر بنا، اس کا سب سے بڑا بھائی پروفیسر ہوا اور ایک بھائی مشہور جادوگر کہلایا۔

اس طرح کسان کے تینوں بیٹے اپنی سوجھ بوجھ اور محنت کی بدولت آج ایک بہت ہی کامیاب اور خوشحال زندگی بسر کرنے لگے۔

پڑھیے اور سمجھیے:

میئر	:	کارپوریشن کا صدر
نجات	:	چھٹکارا
بے سود	:	بے فائدہ
مقناطیس	:	چُنبک
اطلاع	:	خبر
ٹن	:	1000 /کیلوگرام
شیر دل	:	بہادر ہمتی

بتایئے:

(i) شہر کے لوگ کیوں پریشان تھے؟

(ii) چوہے پکڑنے کی ہر تدبیر کیوں ناکام ہو جاتی تھی؟

(iii) شہر کے مئیر نے کیا اعلان کیا؟

(iv) کسان کے سب سے چھوٹے بیٹے نے کیا ترکیب سوچی؟

(v) روٹی کے ٹکڑے میں زہر ملانے والی ترکیب کیوں ناکام ہوگئی؟

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

(دعوت، محفوظ، انعامات، برادے، ترکیبیں)

(i) سبھوں نے اپنی اپنی .... آزمائیں مگر سب بے سود ثابت ہوئیں۔

(ii) چوہوں نے خوب جم کر .... اڑائی۔

(iii) سارے شہر کے لوگ ان چوہوں سے..........................رہنا چاہتے تھے۔

(iv) کسان کے چھوٹے بیٹے کو بہت سارے..........................ملے۔

(v) بسکٹ کھانے کی وجہ سے چوہوں کے پیٹ میں کافی..........................جمع ہو گئے۔

غور کیجیے اور لکھیے:

مثال: (i) چوہا - چوہادانی

(ii) مچھر - -------

(iii) صابن - -------

(iv) زبان - -------

(v) سُرمہ - -------

مثال: (i) پان - پان دان

(ii) گل -------

(iii) ہائے

(iv) روشن -

(v) قلم -

درج ذیل محاورات کا جملوں میں استعمال کریں۔

(i) رفو چکر ہونا۔

(ii) موت کے گھاٹ اتارنا۔

(iii) جم کر دعوت اڑانا۔

(iv) کھچا کھچ بھر جانا۔

(v) افراتفری کا عالم ہونا۔

مثال دیکھ کر لکھیے:

مثال (i) جادو : جادوگر

(ii) سودا : -------

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

(iii) بازی : --------

(iv) کیمیا : --------

(v) کاری : --------

☆ اگر آپ کو چوہے پکڑنے کی ترکیب ڈھونڈھنے کو کہا جاتا تو آپ کیسی ترکیب نکالتے ؟ لکھیے۔

☆ چوہوں سے پریشان ہیملن کے لوگوں کی مشہور کہانی بانسری والا کو اپنے استاد کی مدد سے سنیے اور اپنی کاپی میں لکھیے۔

پڑھیے اور سمجھیے :-

1 صاحب زادہ، نواب زادہ، غلام زادہ، شریف زادہ، حرام زادہ

2 وطن پرست، حسن پرست، عیش پرست، آتش پرست،

3 غصب ناک، دردناک، شرم ناک، الم ناک

4 خوش نصیب، خوش گوار، خوش اخلاق، خوش بیان، خوش مزاج

5 ہم شکل، ہم وزن، ہم زبان، ہم مزاج، ہم سبق، ہم پیشہ

6 بے شرم، بے ادب، بے در، بے عیب، بے وجہ، بے غیرت، بے حیا

7 بدشکل، بدنما، بدذوق، بداخلاق، بدنیت، بدکردار، بدبخت

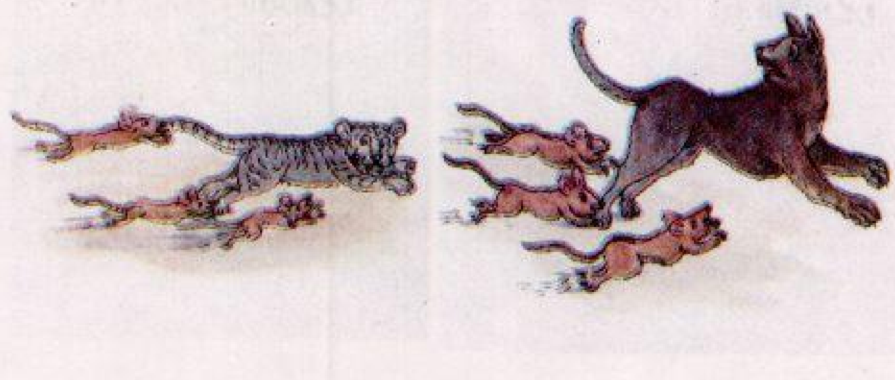

پڑھیے اور سمجھیے:

"لا" بمعنی "نہیں"	"لا" مگر نہیں، نہیں
لاجواب	لاگت
لاعلاج	لاش
لاثانی	لاکھ
لازوال	لاج
لاحاصل	لاٹھی
لاوارث	لال
لاپتہ	لالہ
لامکاں	لاکٹ
لامذہب	لائٹ
لاحول	لاغر
لاولد، وغیرہ	لاڈلی، وغیرہ

برائے مطالعہ

محنت

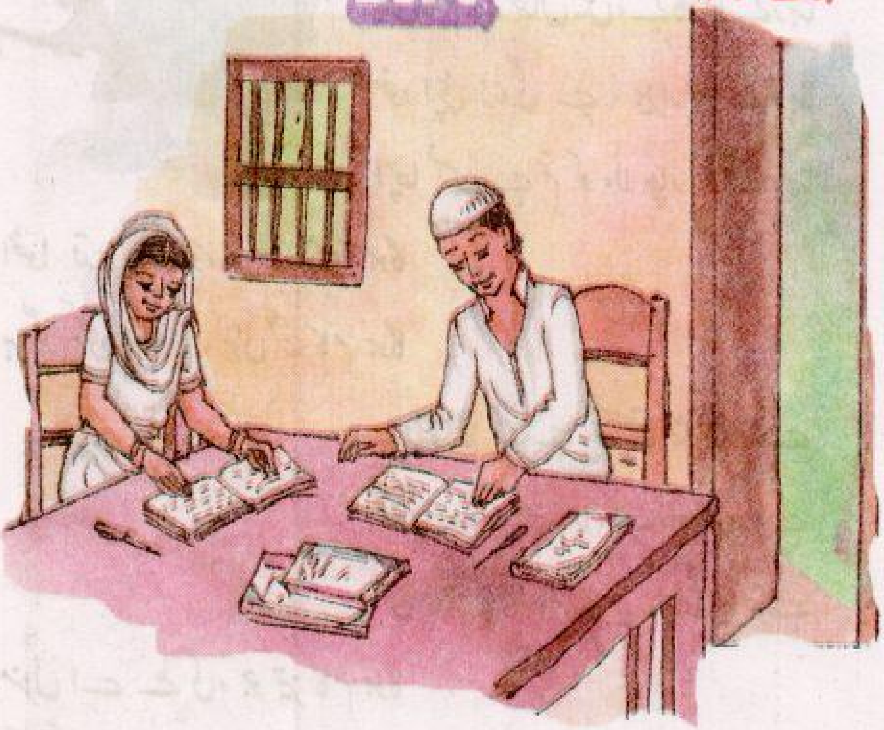

محنت اگر کرو گے ، دنیا میں نام ہوگا
ہرگز کبھی ادھورا، کوئی نہ کام ہوگا

اس قوم کے خزانے ، دولت سے بھر گئے ہیں
محنت سے، جس کے بچے ، غافل نہیں ہوئے ہیں
جو کام کر رہے ہیں آگے ہی بڑھ رہے ہیں

دنیا میں ان کا سب سے اونچا مقام ہوگا
ہرگز کبھی ادھورا، کوئی نہ کام ہوگا

اِس کام کے جہاں میں، بے کار ہو کے رہنا
خود اپنی زندگی سے ، بیزار ہو کے رہنا
اچھا نہیں ہے تم کو ،لا چار ہو کے رہنا

اٹھو! قدم بڑھاؤ، رستہ تمام ہوگا
ہرگز کبھی ادھورا ، کوئی نہ کام ہوگا

یہ دور تیز رو ہے ، سستی نہیں روا ہے
محنت سے بڑھنے والا، کب راہ میں رکا ہے
اس عہد کا مسافر ، یہ بات جانتا ہے

منزل اسے ملے گی، جو تیز گام ہوگا
ہرگز کبھی ادھورا ، کوئی نہ کام ہوگا

گر تم بھی حوصلے سے، دنیا میں کام لوگے
سستی کو چھوڑ دوگے ، محنت اگر کروگے
راحت، تمہیں ملے گی، دولت سے خوش رہوگے

جاؤ گے تم جہاں بھی، عزت سے نام ہوگا
ہرگز کبھی ادھورا ، کوئی نہ کام ہوگا

(ماخوذ)

سبق۔13

پہیلی

ہم لوگ کبھی کبھی اپنی بات چیت میں کسی چیز کا نام صاف صاف نہیں لیتے، بلکہ اس کی نشانیاں اور اَتا پتا دیتے ہیں۔ اسے ''اشارہ'' یا کنایہ کہتے ہیں۔ یہی اشارے کنایے ''پہیلی اور ''چیستاں'' کہلاتے ہیں۔

بچوں کے اذہان کو تازہ کرنے اور ان کی عقل کو مزید تقویت بخشنے کے لئے چند پہیلیاں درج ہیں، ان کو اپنی سمجھ سے بوجھنے کی کوشش کیجئے اور لطف حاصل کیجئے۔

(1) گیت سنائے من بہلائے
گھر بیٹھے دنیا دکھلائے

(2) پَر ہیں لیکن اُڑ پائے
بنا پاؤں کے بڑھتی جائے

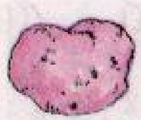

(3) زباں نہیں پر بولتا ہوں
بنا کان کے سنتا ہوں

(4) پاؤں نہیں میں چلتی ہوں
زبان نہیں پر بولتی ہوں

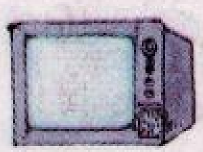

(5) رنگ بادامی شکل میں انڈے
ابال کے ان کو کرتے ٹھنڈے
چھلکے ان کے اُتارے جاتے
ڈال مصالحہ خوب بناتے

(6) ایک وقت میں ایک پنچھی آوے

ٹک دیکھے اور چھپ چھپ جاوے

زور ذرا دو ذہن پہ اپنے

آگ بنا اجیالا لاوے

(7) ایک ٹانگ کی وہ کالی ہوتی

جاڑے میں وہ ہردم روتی

گرمی میں وہ سایہ دیتی

بارش میں وہ خود کو دھوتی

(8) ہری تھی من بھری تھی، لاکھ موتی جڑی تھی

راجا جی کے باغ میں دوشالہ اوڑھے کھڑی تھی

(9) ایک قلعے میں بُرج ہزار

برج برج میں پہرے دار

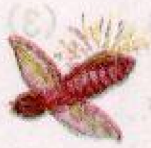

کیسا عجب قلعہ بنایا

نہ مٹی نا چونا لگایا

(10) پاؤں نہیں میرے لیکن

سر کے بل میں چلتا ہوں

کورا آنچل مل جائے تو

دل کے راز اُگلتا ہوں